حج و زیارتِ حرمین شریفین سے متعلق احکام و مسائل پر مشتمل آسان عام فہم
مختصر مگر جامع مستند و معتبر رسالہ مبارکہ
زادُ الحرمین
تصنیفِ لطیف
امام الہند صدر الافاضل حضرت مولانا مفتی حافظ حاجی سید محمد نعیم الدین قادری
مفسر و محدث مراد آبادی تغمدہ اللہ الہادی
تقدیم
مفتی محمد ذو الفقار خان نعیمی ککرالوی
نوری دار الافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور، اتراکھنڈ
صدر الافاضل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ)
خانقاہِ عالیہ قادریہ نعیمیہ، اسلام پور، دبراج پور، بیر بھوم مغربی بنگال
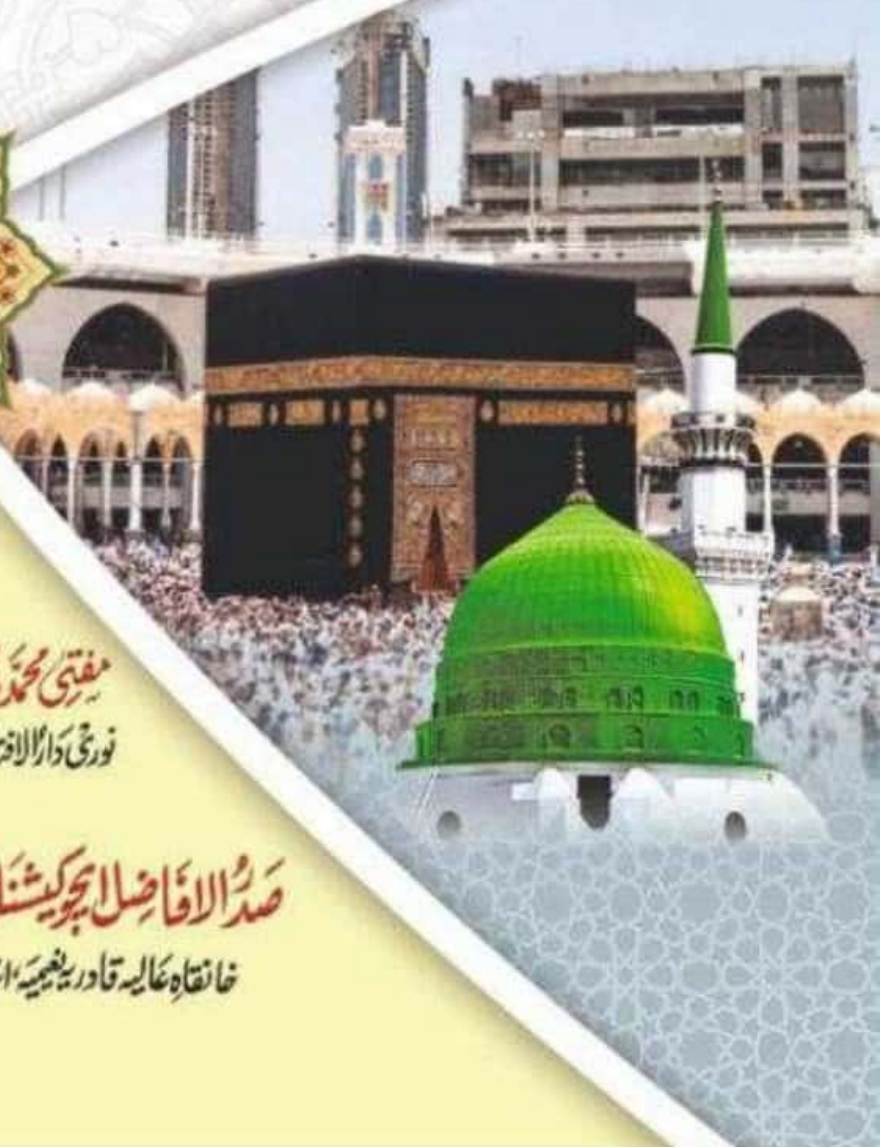
حج وزیارت حرمین شریفین سے متعلق احکام ومسائل پر مشتمل آسان،عام فہم،مختصر مگر جامع،معتبر ومستند رسالہ مبارکہ

زادالحرمین

تصنیف لطیف

امام الہند صدرالافاضل حضرت مولانا مفتی حافظ حاجی حکیم سید محمد نعیم الدین قادری مفسر ومحدث مرادآبادی تغمدہ اللہ الھادی

تقدیم

مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور

ناشر:

صدرالافاضل ایجوکیشنل اینڈ ویلفئیر سوسائٹی (رجسٹرڈ)

خانقاہ عالیہ قادریہ نعیمیہ اسلامپور دبراج پور بیربھوم مغربی بنگال

فہرست کتاب

انتساب

اس رسالہ کی جدید اشاعت کو فقیر،

صدرالافاضل کے مرشدان گرامی

مرشد حقیقی، کاشف اسرار حقیقت، عارف باللہ ولی کامل حضور شیخ الکل حضرت علامہ، مفتی، محدث، محمد گل خاں کابلی جلال آبادی تغمدہ اللہ الھادی

مرشد مجازی، سندالاتقیاوالاصفیا، شیخ المشائخ غواص بحر طریقت، حضور سید شاہ ابواحمد المدعو محمد علی حسین اشرف اشرفی میاں جیلانی کچھو چھوی قدس سرہ القوی

مرشد مجازی، مجدددین وملت، امام اہل سنت، عظیم البرکت، رفیع الدرجت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان قادری برکاتی بریلوی قدس سرہ القوی۔

کی بابرکت بارگاہوں سے معنون ومنسوب کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

گر قبول افتدزہے عزوشرف

نیاز مند: محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

تاثر گرامی

اللہ کے حبیب کا دربار دیکھ کر
آؤں گا میں بھی روضہ سرکار دیکھ کر

اللہ عزوجل کا بے پناہ فضل وکرم وعنایت ہے اور ہمارے آقا تاجدار کائنات باعث تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتوں کا صدقہ ہے اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ و حضور سیدی و مرشدی جدی امام الہند سلطان العلوم حضور صدرالافاضل حضرت علامہ مفتی الشاہ سید محمد نعیم الدین قادری قدس سرہ مرادآبادی کا فیضان ہے کہ مفتی اعظم کاشی پور فاضل نوجوان حضرت علامہ مفتی ذوالفقار علی خان نعیمی صاحب قبلہ جنہوں نے مجھے حضور صدرالافاضل علیہ الرحمہ کی معرکتہ الآرا تصنیف **زادالحرمین** کے حوالے سے بتایا کہ وہ اس کی اشاعت نو کی بڑی آرزو رکھتے ہیں مفتی صاحب کی زبان سے یہ مژدہ جاں فزا سن کر فقیر کو بے انتہا مسرت ہوئی گویا فقیر کی مراد بر آئی ہو۔

میں نے ہوش سنبھالنے کے بعد سے ہی اس رسالے کے بارے میں کافی سنا اور پڑھا تھا مگر اس کا کوئی نسخہ پاس نہ ہونے کی وجہ سے طباعت جدید نہ کر سکا۔ مگر جب مفتی صاحب کی آرزئے ودل کا علم ہوا تو میرا دل باغ باغ ہو گیا۔ اور فوراً فقیر نے مفتی ذوالفقار نعیمی صاحب قبلہ سے عرض کیا کہ آپ اس رسالے پر کام کا آغاز کریں ان شاءاللہ اس کی طباعت و اشاعت کمپوزنگ وغیرہ میں جو بھی رقم صرف ہو گی اس کی مکمل ذمہ داری یہ فقیر ادا کرنے کو تیار ہے۔

اس رسالے کی تصنیف کی ضرورت کو آج سے تقریباً ۸۵ سال پہلے جس طرح حضور صدرالافاضل علیہ الرحمہ نے محسوس کیا تھا آج ایک عرصہ دراز کے بعد بھی اس کی طباعت واشاعت کی اتنی ہی اشد ضرورت ہے اور فقیر کو بھی اس کی کمی کا احساس تب اور زیادہ ہوا جب حجاج کرام سے ملاقاتیں کی اور حج کے ارکان کے تعلق سے معلومات حاصل کرنا چاہی تو معلوم ہوا کہ وہ اپنی حج جیسی عظیم عبادت میں جن کتابوں سے استفادہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ کسی وہابی، دیوبندی، گستاخ رسول کی لکھی ہوئی ہیں افسوس صد افسوس! کہ آج ہندوستانی حج ہاؤس میں ٹریننگ ہو یا حکومت کی جانب سے حجاج کو دیئے جانے والے رسائل ہوں قریب قریب سب نجدی وہابی دیوبندی گستاخ رسول کی ترتیب دیئے ہوئے ہیں۔

الحمدللہ اللہ پاک نے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل مجھ فقیر کو بھی حج بیت اللہ کی سعادت عطا فرمائی۔ اور فقیر بھی نبیرہ حضور صدرالافاضل جانشین حضور فدائے ملت حضور ناصر ملت حضرت علامہ مولانا الشاہ سید محمد عظیم الدین احمد نعیمی المعروف محمد میاں صاحب قبلہ کی قیادت و سرپرستی میں ۲۵ جولائی ۲۰۱۹ء کو زیارت حرمین شریفین کی سعادت حاصل کرنے روانہ ہونے والا ہے ۔یہ فیضان حضور صدرالافاضل ہی ہے ورنہ مجھ جیسا گناہ گار ناکارہ کہاں اور اس پاک مقدس سرزمین کی عظمت ورفعت وشان کہاں۔

اور حسن اتفاق حضور صدرالافاضل علیہ الرحمہ نے اپنے پہلے سفر حج بیت اللہ پر اس رسالے کو تصنیف فرمایا تھا اور الحمد للہ میں بھی اپنے پہلے سفر حج پر اس کی اشاعت

کرانے کا شرف حاصل کرنے جارہا ہوں۔ مزید حضور صدرالافاضل علیہ الرحمہ نے بھی کلکتہ سے جدہ کا سفر طے کیا تھا اور وہی معاملہ سفر اس فقیر کو بھی میسر آرہا ہے۔

جب مفتی صاحب نے عرض کیا تو سوچا اپنے جد امجد کی بارگاہ میں ایک چھوٹا سا نذرانہ بشکل زاد الحرمین پیش کر دوں ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

زیر نظر رسالہ اردو زبان میں اپنی سابقہ شاندار عظمتوں کے ساتھ منظر عام پر بموقع 73واں عرس حضور صدرالافاضل 20 اگست 2019 کو خانقاہ عالیہ نعیمیہ مرادآباد میں اجرا کی منزلیں طے کرے گا۔ اور اس کا ہندی ایڈیشن ان شاء اللہ ۲۰ ویں عرس سرکار فدائے ملت خانقاہ عالیہ نعیمیہ اسلامپور دبراج پور بیر بھوم مغربی بنگال میں مارچ 2020 کو منظر عام پر لایا جائے گا۔ دعا ہے کہ پروردگار عالم اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے و طفیل ہماری اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اور مفتی ذوالفقار نعیمی صاحب کے علم و عمل میں اقبال میں خوب برکتیں عطا فرمائے۔ اور ہمیں سرکار صدرالافاضل علیہ الرحمہ کے وسیلہ سے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے غلاموں میں قبول فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

فقیر قادری اسیر بارگاہ صدرالافاضل

احقر العباد: ابو ظفر سید محمد نظام الدین نجم نعیمی مرادآبادی ثم اسلامپوری

بانی و جنرل سیکریٹری صدرالافاضل ایجوکیشنل اینڈ ویلفئیر سوسائٹی

خانقاہ عالیہ نعیمیہ قادریہ اسلامپور دبراج پور بیر بھوم مغربی بنگال

تقدیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم

حج ہر مسلمان صاحب استطاعت پر فرض ہے۔رب نے فرمایا:

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا

اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔

[ترجمہ قرآن کنزالایمان:پارہ ۴سورہ آل عمران، آیت ۹۷]

اسلام کی پانچ بنیادیں جن کا ذکر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں ایک حج بھی ہے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ''

یعنی اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ۔اور نماز ادا کرنا،زکاۃ دینا،حج ادا کرنااوررمضان کے روزے رکھنا۔[صحیح بخاری:ج۱ص۱۱۔کتاب الایمان]

حدیث مذکورسے ثابت ہے کہ حج اسلام کی بنیادوں میں چوتھے درجہ پر ہے۔اس سے حج کی اہمیت وحیثیت کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

فرضیت حج

سن ۹ ر ہجری میں حج فرض ہوا۔البتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال حج ملتوی

رکھا جس کی بہت سی وجوہات رہیں ایک وجہ عدم امن تھی۔حج کے شرائط میں سے ایک شرط امن وامان بھی ہے اگر مسافر کو سفر حج میں اپنے جان ومال کے ضائع ہونے کا یقین یا ظن غالب ہو تو اس پر حج فرض نہیں ہے۔الغرض کفار ومشرکین کی ظالمانہ روش کے سبب اہل مدینہ، مکہ میں مامون ومحفوظ نہ ہوتے اس لیے حالات سازگار ہونے تک حج کو ملتوی رکھا گیا۔اور پھر حالات سازگار ہوئے، تو اگلے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے ساتھ حج ادا فرمایا۔

زندگی میں ایک بار حج فرض ہے

حج زندگی میں صرف ایک بار ہی فرض ہے۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر ہر سال فرماتے تو ہر سال حج فرض ہو جاتا مگر امت کی دشواری کے پیش نظر آپ نے کرم فرمایا اسی لیے زندگی میں بس ایک بار ہی حج فرض قرار پایا۔مسلم شریف میں صحابی رسول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں:

''خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ، فَحُجُّوا، فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللهِ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ''

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا: "اے لوگو! تم پر حج فرض ہے لہٰذا حج کرو۔تو ایک شخص نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ہر سال؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی۔صحابی نے تین بار یہی پوچھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال فرض ہو جاتا اور تم سے یہ نہ ہو پاتا۔

[صحیح مسلم: ج۲ص۹۷۵۔ باب فرض الحج مرۃ فی العمر]

سنن ابن ماجہ میں حضرت انس بن مالک سے یہی حدیث پاک کچھ الفاظ کے اضافے کے ساتھ ہے ملاحظہ ہو: حضرت انس بن مالک نے کہا کہ

قَالُوا: یَا رَسُولَ اللّٰہِ الْحَجُّ فِی کُلِّ عَامٍ قَالَ: لَوْقُلْتُ: نَعَمْ، لَوَجَبَتْ، وَلَوْوَجَبَتْ، لَمْ تَقُومُوا بِهَا، وَلَوْلَمْ تَقُومُوا بِهَا، عُذِّبْتُمْ

لوگوں نے کہا یارسول اللہ کیا حج ہر سال فرض ہے فرمایا: اگر میں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا اور تم ادا نہ کرپاتے اور اگر ادا نہ کرتے تو عذاب میں مبتلا ہوتے۔

[سنن ابن ماجہ: ج۲ص۹۶۳۔ باب فرض الحج]

فضیلت حج و حاجی

حج کی فضیلت پر بہت سی روایات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ ہم یہاں بس دو چند احادیث پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں:

وَالحَجُّ المَبْرُورُ لَیْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الجَنَّةُ''

یعنی حج مبرور کی جزا جنت ہے۔ [صحیح البخاری: ج۳ص۲۔ ابواب العمرۃ]

مَنْ حَجَّ هَذَا البَیْتَ، فَلَمْ یَرْفُثْ، وَلَمْ یَفْسُقْ، رَجَعَ کَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ''

یعنی جس نے اللہ کے گھر کا حج کیا اور اس درمیان کوئی بیہودگی نہ کی نہ کوئی گناہ کیا تو وہ وہاں سے ایسا لوٹا جیسے ماں نے اسے جنا ہو (یعنی گناہوں سے پاک ہو کر جیسے پیدائش کے وقت گناہوں سے پاک تھا) [صحیح البخاری: ج۳ص۱۱۔ ابواب العمرۃ]

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ، وَفْدُ اللّٰہِ اِنْ دَعَوْہُ أَجَابَھُمْ، وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْہُ غَفَرَ لَھُمْ۔

یعنی حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ کے وفد ہیں۔ اگر وہ دعا کریں تو قبول ہو اور اگر توبہ کریں تو بخشے جائیں۔ اور حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے:

''اَلْغَازِی فِی سَبِیلِ اللّٰہِ، وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ، وَفْدُ اللّٰہِ، دَعَاھُمْ، فَأَجَابُوْہُ، وَسَأَلُوْہُ، فَأَعْطَاھُمْ''

یعنی اللہ کی راہ کا غازی، حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ کے وفد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بلایا تو وہ حاضر ہوئے اگر وہ اس سے کچھ مانگیں گے تو عطا فرمائے گا۔

[سنن ابن ماجہ: ج ۲ ص ۹۶۶۔ باب فضل دعاء الحاج]

الغرض حج ہر صاحب استطاعت پر فرض ہے اور اس کی بہت فضیلت ہے۔

کچھ رسالہ زاد الحرمین کے بارے میں

حج کی اہمیت اور اس کی فضیلت وافادیت کے پیش نظر صدر الافاضل قدس سرہ نے احکام ومسائل حج وزیارت حرمین شریفین کے حوالے سے یہ اہم، مبارک، معتبر، معتمد، مستند، آسان، عام فہم، مختصر مگر جامع رسالہ بنام زاد الحرمین، تحریر فرمایا۔

سن تصنیف واشاعت

یہ رسالہ آپ نے ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۹۳۶ء میں اپنے پہلے حج سے وطن مراجعت کے دوران کشتی میں تحریر فرمایا۔ اور اسی دوران اس کی کاربن کاپیاں تقسیم کی گئیں۔ اس کے بعد جب آپ دوسرے حج کے لیے ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۳۵۷ھ میں تشریف لے جانے

لگے تو پھر آپ نے اس کتاب کی اشاعت کا احساس فرمایا مگر اب اس کی کوئی کاپی آپ کے پاس نہیں تھی اور اصل مسودہ بھی ضائع ہو چکا تھا۔ اس لیے آپ نے پھر اس کو از سر نو تحریر فرمایا۔ اور غالباً اسی سال اس کی اشاعت ہوئی۔

سبب تصنیف

اس کتاب کے معرض وجود میں آنے کا سبب یہ تھا کہ بہت سے حجاج مسائل سے ناواقفیت کے سبب ارکان حج میں کوتاہیاں اور بے احتیاطیاں برت رہے تھے صدرالافاضل کو یہ سب دیکھ کر افسوس ہوا اور آپ نے ارادہ فرمالیا کہ اس حوالہ سے کوئی آسان کتاب لکھوں گا اور پھر اسی سفر میں آپ نے اپنے مبارک ارادہ کو عملی جامہ پہنا دیا اور یہ کتاب تحریر فرمائی۔

کچھ صدرالافاضل کے اس پہلے سفر حج سے متعلق

آپ نے پہلا سفر حج ۱۳۵۴ھ میں کیا اور اسی سفر میں آپ نے زیر نظر کتاب تحریر فرمائی۔ آپ کے سفر حج کی تفصیلی روداد فقیر نے اپنی کتاب سوانح صدرالافاضل جو قریب التکمیل ہے، میں پیش کی ہے احباب ان شاء اللہ جلد ہی ملاحظہ کریں گے۔ یہاں بس اختصار سے چند باتیں عرض کئے دیتے ہیں۔

آپ نے حج پر جانے سے قبل ایک منظوم کلام بارگاہ رسالت میں بطور استغاثہ پیش کیا تھا جس میں مدینہ منورہ جانے کی تڑپ اور داغ فرقت طیبہ سے قلب کی بے چینی کا اظہار کیا گیا تھا ہم یہاں اس کلام کو پیش کرنا مناسب سمجھتے ہیں احباب بھی محظوظ ہوں:

رہے گی ناخنِ فرقت کی کب تک سینہ افگاری		کرے گی یاس تاکے زخم پر دل کے نمک باری
بہیں گے دل کے ٹکڑے بن کے آنسو آنکھ سے کب تک		رہیں گے چشمِ پُر ارماں سے کب تک اشکِ غم جاری
نہ کچھ حُسنِ عمل ہی ہے نہ کوئی مادی ساماں		جو کچھ ساماں ہے تو چھوٹی سی تھوڑی گریہ وزاری
میں کس منہ سے کہوں مجھ کو بلا لیجے مدینہ میں		میں خود نادم ہوں آقا دیکھ کر اپنی سیاہ کاری
ولیکن کیا تعجب ہے اگر اپنی کریمی سے		کرے وہ رحمتِ عالم خطاکاروں کی ستاری
ذرا بھی چشمِ رحمت ہو تو مٹ جائیں گنہ میرے		مرادیں سب برآئیں نکلیں دل کی حسرتیں ساری
وہ الطافِ کریمانہ ہوں وہ انعامِ شاہانہ		نعیم الدیں کو دیکھیں دیدہ حسرت سے درباری

آپ سفرِ حج کے لیے مرادآباد سے نکلے اور کلکتہ اور وہاں سے جدہ اور جدہ سے مدینہ طیبہ پہنچے۔ یوں تو اکثر علما کے نزدیک افضل یہ ہے کہ پہلے مکہ معظمہ جایا جائے پھر مدینہ منورہ مگر آپ کا موقف اس سلسلہ میں یہ تھا کہ پہلے مدینہ جایا جائے پھر مکہ معظمہ۔ آپ سے جب اس سلسلے میں عرض کیا گیا کہ افضل تو مکہ پہلے جانا ہے بعد میں مدینہ طیبہ جانا تو آپ نے فرمایا کہ افضل وہی ہے مگر انفع وہ ہے جو میں کہہ رہا ہوں۔ اور اس کی توجیہ کچھ یوں فرمائی۔ کہ زائر جب مدینہ منورہ سے واپس آئے تو گھر کے لئے نہ آئے جس سے یہ ثابت ہو کہ مدینہ منورہ گھر کے لئے چھوڑا ہے بلکہ مدینہ طیبہ سے جدائی مکہ معظمہ میں حج فرض کے لئے ہو جس سے پتہ چلے کہ مدینہ منورہ اللہ کے لئے چھوڑا ہے نہ کہ اپنے لئے۔

یہی وجہ تھی کہ جب آپ نے اپنے سفرِ حج کا اعلان اخبارات میں دیا تو اس میں پہلے مدینہ طیبہ کا ذکر کیا بعد میں مکہ معظمہ کا۔ آپ نے لکھا:

"امسال بمنہٖ وکرمہٖ حاضری مدینہ طیبہ وحج بیت اللہ کا ارادہ ہے اللہ رب العزت عزوعلیٰ

تبارک وتعالیٰ اس ارادے کو پورا فرمائے اور حسن اخلاص کے ساتھ یہ سعادت نصیب فرمائے۔"

مدینہ طیبہ کی حاضری کے بعد آپ مکہ معظمہ حج بیت اللہ کے لیے پہنچے اور حج سے فارغ ہو کر وطن مراجعت فرمائی۔اوراسی دوران جہاز میں آپ نے یہ کتاب تحریر فرمائی۔جہاز پہلے کراچی پہنچا جہاں آپ کے تلامذہ وعقیدت مندوں نے آپ کا زبردست خیر مقدم کیا اور ایک استقبالیہ جلسہ بھی منعقد کیا جس میں آپ کا ایمان افروز خطاب ہوا۔وہاں سے آپ دہلی پہنچے جہاں مریدین وتلامذہ اور عقیدت مندوں نے استقبالیہ پیش کیا اور پھر ہاپوڑ، امروہہ ہوتے ہوئے مریدین ومعتقدین سے نذریں قبول فرماتے ہوئے اپنے وطن مالوف مرادآباد میں قدم رنجہ ہوئے، جہاں آپ کی آمد کا پہلے ہی سے انتظار تھا شہر مرادآباد کے سنی مسلمان اسٹیشن پر آپ کے استقبال کے لیے حاضر تھے۔ آپ کے ٹرین سے اترتے ہوئے گل پاشی وگل پوشی کا سلسلہ چلا اور نعرہ تکبیر ورسالت کی صدائیں بلند ہوتی رہیں اور اور پھر ایک عظیم الشان جلوس کی شکل میں مرادآباد شہر کے گلیوں سے گزرتے ہوئے آپ جامعہ نعیمیہ پہنچے۔جہاں پہنچ کر آپ نے اہل شہر کے سامنے ایک مختصر خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے اختصار کے ساتھ سفر حج کی مقدس روداد بیان فرمائی۔ اور آخر میں اہل شہر کی محبتوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ یہ کہہ کر مکمل کیا کہ ان شاء اللہ جلد ہی تفصیلی روداد پیش کروں گا۔ آپ کے پہلے سفر حج کی یہ مختصر سی روداد تھی کیوں کہ یہ تفصیل کا مقام نہیں۔

مہربان ناشر کا ذکر خیر

اس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر فقیر کی تمنا تھی کہ یہ کتاب چھپ جائے اور اہل سنت اس سے فائدہ اٹھائیں ۔ فقیر نے نبیرہ صدرالافاضل فاضل جلیل عالم نبیل خطیب اہل سنت حضرت مولانا سید محمد نظام الدین المعروف "نجم میاں" دام ظلہ زیب سجادہ خانقاہ عالیہ نعیمیہ دیناج پور بنگال، سے اس کا ذکر کیا تو محترم موصوف خوشی کے ساتھ اس کی طباعت کو تیار ہو گئے ۔ اور اس طرح حضرت کے تعاون سے صدرالافاضل ایجوکیشنل اینڈ ویلفئیر سوسائٹی (رجسٹرڈ) خانقاہ عالیہ قادریہ نعیمیہ اسلامپور دبراج پور بیر بھوم مغربی بنگال۔ کے زیر اہتمام یہ کتاب چھپ کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

محترم موصوف خاندان صدرالافاضل میں اس وقت ممتاز و نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ اپنے جد کریم کی طرح مذہبی و سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہتے ہیں۔ خطابت کے میدان میں ایک الگ مقام حاصل ہے۔ مذہبی و مسلکی سرگرمیوں میں کافی دل چسپی رکھتے ہیں۔ یقیناً محترم موصوف اپنے جد کریم کے مظہر اتم ہیں ۔ اللہ پاک محترم موصوف کو عمر خضر عطا فرمائے۔ اور مزید بلندیاں نصیب فرمائے۔ اور ان کے ساتھ ہمیں بھی حضور صدرالافاضل قدس سرہ کے فیضان سے مالامال فرمائے۔ اور اس کتاب کے صدقے مولیٰ تعالیٰ ہمیں بھی حج و زیارت حرمین شریفین سے مشرف فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

نیاز مند: محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور

۱۰/ ذیقعدہ ۱۴۴۰ھ۔ یکشنبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علی افضل وخاتم انبیائہ

سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین

۱۳۵۴ھ میں جب یہ فقیر حقیر بتوفیقہ تعالیٰ وکرمہ حرمین طیبین کی حاضری سے مشرف فرمایا گیا۔اس سفر میں دیکھا کہ عازمین حج کو مسائل حج وزیارت میں رہنمائی کی شدید ضرورت ہے اگرچہ اس بیان میں نفیس کتابیں موجود ہیں لیکن حجاج کی ہمتیں طویل مضامین اور مبسوط کتاب کا مطالعہ کرنے اور محفوظ رکھنے سے قاصر ہیں۔اور قلت فرصت بھی یہی چاہتی ہے کہ ایک مختصر کتاب ہو جس میں ہر مقام کے افعال انہیں ایک ہی جگہ مل جائیں ۔اس ضرورت سے فقیر کو جہاز ہی میں ایک مختصر رسالہ تصنیف کرنا پڑا۔اس کی جہاز ہی میں کاربن کے ذریعہ کثیر نقلیں کرلی گئیں اور حجاج کو اس سے بہت فائدہ ہوا۔فقیر کے پاس اس رسالہ کی کوئی کاپی نہ رہی ۔اب پھر ۱۳۵۷ھ میں حضرت کارساز بندہ نواز تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں حاضری حرمین کی نعمت سے دوبارہ سرفراز فرمایا تو اس فقیر نے رسالہ کو مرتب کیا تا کہ حرمین کے حاضری دینے والوں کو سہولت ہو اور اس فقیر بے بضاعت کے لیے دعا فرمائیں۔مولیٰ سبحانہ اس عمل کو مقبول فرمائے۔آمین۔

محمد نعیم الدین مرادآبادی غفرلہ

۲۴/شوال المکرم ۱۳۵۷

حج

فریضہ محکمہ ہے۔اس کی فرضیت دلائل قطعیہ سے ثابت اوراس کا منکر کافر ہے۔حج ۹ ہجری میں فرض ہوا۔حج کرنا تمام عمر میں ایک ہی مرتبہ فرض ہے۔

فرضیت حج کے شرائط

حج کی فرضیت کے لیے چند شرائط ہیں:

۱۔اسلام ۲۔عقل ۳۔بلوغ ۴۔حریت ۵۔زادراحلہ (توشہ سفر وسواری پر قدرت[۱] ۶۔حج کی فرضیت کا علم ۷۔بدن کی سلامتی[۲] ۸۔راہ کا امن[۳] ۹۔عورت کے لیے جب کہ اسکو حج کے واسطے تین منزل یازیادہ کی مسافت طے کرنی ہو تو شوہر یا ایسا محرم کا ہونا جس سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو خواہ وہ عورت جوان ہو یا بوڑھی بغیر شوہر یا ایسے محرم کی ہمراہی کے عورت کے لیے سفر جائز نہیں اور یہ میسر نہ ہو تو اس پر حج واجب نہیں۔۱۰۔عورت کے لیے موت یا طلاق کی عدت میں نہ ہونا۔

---

[۱]اس قدرت سے مراد یہ ہے کہ آدمی کے پاس اپنے مسکن لباس خدام اثاث البیت اور پیشہ کے آلات سے زائد اتنا مال ہو کہ مکہ مکرمہ تک سواری پر آنے جانے اور دوران سفر میں ضروریات خوردونوش کے لیے کفایت کرے۔اور جن کا نفقہ اس کے ذمہ ہے انہیں واپسی کے وقت تک کا خرچ دے سکے۔

[۲]یعنی مفلوج، اپاہج، نابینا، ساقط القوت اور بوڑھا و بیمار نہ ہونا، ایسے ہی محبوس اور بادشاہ سے خائف نہ ہونا بھی ہے۔

[۳]راہ میں بسلامتی سفر کرنا غالب ہو تو حج فرض ہو گا ورنہ نہیں۔

سفر حج کے آداب و سنن

عازم حج کو والدین سے اجازت لینا چاہئے اگر والدین[۱] اس کی خدمت کے محتاج ہیں توجہ کو نہ جائے۔ قرض خواہ سے بھی اجازت لینی چاہئے [۲]۔ اور تمام گناہوں سے بصدق دل توبہ کرے۔ اور اہل حقوق کے جن حقوق کی ادا ممکن ہو انہیں ادا کرے اپنی تقصیروں پر نادم ہو۔ آئندہ کے لیے اتباع شرع کا پختہ ارادہ کرے۔ اس سفر سے رضائے الٰہی مقصود ہو۔ نمود و نمائش فخر وغیرہ کے خیالات سے دل پاک رکھے۔ توشہ مال حلال سے ہو۔ فراخ دلی سے خرچ کرے۔ ہمراہیوں کی مدد کرے۔ فقیروں کو صدقہ دے۔ کئی شخص ہمراہ ہوں تو ایک کو سردار بنالیا جائے روانگی کے وقت عزیزوں، دوستوں سے ملنا اور ان سے قصور معاف کرانا اور اپنے لیے دعائے برکت کی درخواست کرنا اور ان کے جان ومال، تندرستی عافیت، عزت واولاد کو خدا کے سپرد کرنا چاہئے۔ سفر کا لباس پہن کر گھر میں چار رکعت نفل[۳] الحمد اور قل کے ساتھ پڑھ کر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ بِکَ انْتَشَرْتُ، وَاِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ، وَبِکَ اعْتَصَمْتُ، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ اَللّٰھُمَّ أَنْتَ ثِقَتِی، وَأَنْتَ رَجَائِی، اَللّٰھُمَّ اکْفِنِی مَا أَھَمَّنِی وما لا أَھْتَمَّ لَهُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّی، عَزَّجَارُکَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ، وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ، اَللّٰھُمَّ زَوِّدْنِی التَّقْوٰی، وَاغْفِرْلِی ذُنُوبِی، وَوَجِّھْنِی اِلٰی

---

[۱] دادا اور دادیاں اور بھی والدین کے حکم میں ہیں۔

[۲] اور انہیں بھی چاہئے کہ اجازت دے دیں۔

[۳] اگر وقت مکروہ نہ ہو۔

الْخَیْرِ أَیْنَمَا تَوَجَّھْتُ اللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ. وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْأَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ۔

سفر کو روانہ ہوتے وقت کچھ صدقہ دے اور یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اللّٰھُمَّ وَفِّقْنِی لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاہُ وَاحْفَظْنِی مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

اور آیت الکرسی اور سورہ اخلاص اور سوہ فلق و سورہ ناس ایک ایک مرتبہ پڑھیں۔

اور سواری پر بیٹھتے وقت یہ دعا پڑھیں:

بِسمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی ھَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَعَلَّمَنَا الْقُرْآنَ وَمَنَّ عَلَیْنَا بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی جَعَلَنِی فِی خَیْرِ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ، سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَإِنَّا إِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

سفر کے لیے روز پنجشنبہ یا دوشبہ یا جمعہ بہتر ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج وداع میں پنج شنبہ کو روانہ ہوئے۔ سفر میں باطہارت رہنے کا اہتمام رکھیں۔ زبان کی حفاظت کریں۔ ایسی بات نہ کہیں جس میں کراہت تنزیہی ہو۔ بے فائدہ مباح باتوں سے بھی تابمقدور بچیں۔ اکثر اوقات مشغول ذکر رہیں۔ جس مسجد میں نماز پڑھنے کا معمول ہو اس سے بھی رخصت ہوں وقت مکروہ نہ ہو تو اس میں بھی دو رکعت سورہ اخلاص سے پڑھیں پھر دعا مانگیں۔ اس سفر میں کوشش کریں کہ عالم دین اور صلحا کا ساتھ ہو جو نصیحت کرتے اور تلقین صبر فرماتے اور حج وزیارت کا شوق زیادہ کرتے اور مناسک وزیارت کی فضیلت وبرکت ذہن نشین کرتے اور علمی ودینی مدد دین پہنچاتے رہیں۔

مکان سے خوش وخرم برآمد ہوں۔ دل میں خوف الٰہی رہے۔ غصہ بد خلقی سے اجتناب کریں۔ جس قدر ہوسکے دوسروں کو مدد دیں۔ حمالوں پر ان کی طاقت سے زیادہ بار نہ رکھیں۔ اس سفر کو چلتے وقت تارک الدنیا کی طرح روانہ ہوں۔

افعال حج کا بیان

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے والے کو احرام باندھنا، ضروری ہے۔ بغیر احرام کے مکہ مکرمہ میں داخل ہونا جائز نہیں ۔حج کا ارادہ کرنے والے کو میقات سے احرام باندھنا چاہئے۔ میقات وہ مقامات ہیں جس سے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرنے والے کو بغیر احرام گزرنا جائز نہیں۔ یہ میقات پانچ (۵) ہیں۔

(۱) ذوالحلیفہ۔ اس کو عوام ابیار علی کہتے ہیں۔ یہ مدینہ طیبہ سے کم وبیش پانچ (۵) میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور مکہ مکرمہ سے نو (۹) یا دس (۱۰) میل۔ اہل مدینہ کا یہی میقات ہے اور یہ میقات باقی تمام میقاتوں کی نسبت مکہ معظمہ سے دور ہے۔

(۲) ذات عرق۔ یہ ایک بستی ہے جس میں عراق نامی ایک پہاڑ واقع تھا۔ اب یہ بستی باقی نہیں ہے ویران ہوگئی۔ یہ مقام مکہ مکرمہ سے دو (۲) یا تین (۳) منزل کے فاصلہ پر ہے۔ اہل عراق کا یہی میقات ہے۔

(۳) جحفہ۔ اس مقام کا نام اصل میں مہیعہ تھا۔ یہاں کبھی آبادی تھی جو سیلاب میں بہہ گئی۔ اور اس کے خفیف نشان باقی رہ گئے۔ یہ مقام رابغ کے قریب ہے۔ مکہ مکرمہ سے تین منزل کے فاصلے پر جانب شمال ومغرب تبوک کی راہ پر واقع ہے۔ یہ شامیوں

کامیقات ہے۔

(۴) قرن۔ یہ مکہ مکرمہ سے دو(۲) منزل کے قریب فاصلہ پر ہے۔ عرفات کی نہر کے قریب ایک پہاڑ ہے۔ اہل نجد کا میقات یہ ہے۔

(۵) یلملم۔ یہ مکہ مکرمہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہی ہے۔ جو دو(۲) منزل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس زمانہ میں اس کو سعدیہ کہتے ہیں ، یہ اہل یمن کا میقات ہے۔ جو شخص ان میقاتوں سے یا ان کی محاذات سے گزرے اس پر وہیں سے احرام باندھنا لازم ہو جاتا ہے۔ ہندوستان سے جانے والوں کے لیے یلملم کی محاذات سمندر ہی میں آجاتی ہے۔ جہاز جب وہاں پہنچتا ہے سیٹی دیتا ہے۔ جو لوگ حج کے لیے جارہے ہوں انہیں اس وقت احرام باندھ لینا چاہئے۔ ہوائی جہاز سے جانے والے کامران میں احرام باندھیں ، کیوں کہ ہوائی جہاز وہاں اترتا ہے۔ احرام کی سنتیں ادا کرنا وہاں آسان گا۔ یا احرام باندھ کر جہاز میں سوار ہوں اور یہی بہتر ہے۔ جو شخص جس راہ سے مکہ مکرمہ جارہا ہو اس راہ پر جو میقات اس کو ملے وہیں سے احرام باندھے۔ اگر ایک شخص کا دو(۲) میقاتوں پر گزر ہو تو جو میقات پہلے آئے اس سے احرام باندھنا افضل ہے۔

اگر دوسرے سے باندھا جب بھی مضائقہ نہیں۔ اگر میقات سے گزرنے والا مکہ مکرمہ کی حاضری کا ارادہ نہیں رکھتا کہیں اور کا قصد ہے مثلاً حج سے پہلے مدینہ طیبہ کی حاضری کا عزم ہے تو اس وقت میقات سے بغیر احرام گزرنا جائز ہے۔ جب مدینہ طیبہ سے بارادہ احرام حج روانہ ہوا تو ذوالحلیفہ سے احرام باندھے، بلکہ بہتر ہے کہ مسجد نبوی سے احرام باندھے کیوں کہ میقات سے پہلے احرام باندھنا افضل ہے۔

احرام کا طریقہ

احرام کا طریقہ یہ ہے کہ عازم حج مسواک کرے،وضو کرے۔اور مستحب ہے کہ غسل[۱] کرے ۔اس غسل میں صابون وغیرہ لگائے اوربدن کوخوب صاف کرے۔ غسل سے مونچھیں کتروانا،ناخون ترشوانا،بغلوں کے بال دور کرنا،زیرناف کی صفائی کرنا مستحب ہے۔اور جس مرد کوعادت ہواس کوسر منڈاناہی بہتر ہے۔اگر سر پر بال رکھتاہو تواس میں کنگھی کرے، تیل لگائے ،مرد سلے کپڑے اور موزے اتاردے اورایک تہ بند باندھے اورایک چادر کاندھوں سے اوڑھے ۔ مستحب ہے کہ یہ دونوں کپڑے نئے اور سفید ہوں ورنہ دھلے ہوئے صاف ہوں۔تہ بند کے کناروں میں گرہ نہ لگائے،تہ بند کو کمربند وغیرہ سے نہ باندھے اوراس میں پن نہ لگائے کہ مکروہ ہے۔احرام سے پہلے ایسی خوشبولگائے جس کا جرم باقی نہ رہے۔پھر دو رکعتیں [۲] پڑھے۔ان میں سے پہلی میں قل یاایھاالکافرون ،دوسری میں قل ھواللہ پڑھناافضل ہے۔اس کے بعد مفرد[۳] یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِی وَتَقَبَّلْہُ مِنِّی نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ مُخْلِصاً لِلّٰہِ تَعَالٰی۔

اور متمتع [۴] یہ کہے:

---

[۱] حتی کہ بچے کو بھی غسل کرایاجائے اور عورت حیض ونفاس کی حالت میں ہوتو بھی غسل کرے۔

[۲] اگر وقت مکروہ نہ ہو۔[۳] یعنی وہ شخص جو صرف حج کے لیے احرام باندھے

[۴] یعنی وہ شخص جو میقات سے عمرہ کی نیت سے احرام باندھے اورمکہ مکرمہ میں عمرہ سے فارغ ہوکر حلال ہوجائے پھر حج کا احرام باندھے۔

اللّٰھُمَّ إِنِّی أُرِیدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِی، وَتَقَبَّلْھَا مِنِّی نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَأَحْرَمْتُ بِھَا مُخْلِصاً لِلّٰہِ تَعالیٰ۔

اور قارن [۵] یہ کہے:

اللّٰھُمَّ إِنِّی أُرِیدُ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھُمَا لِی، وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّی نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَ الْحَجَّ وَأَحْرَمْتُ بِھِمَا مُخْلِصاً لِلّٰہِ تَعالیٰ۔

پھر بہ نیت حج اس طرح تلبیہ پڑھے:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لا شَرِیکَ لَکَ لَبَّیْکَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لا شَرِیکَ لَکَ۔

تلبیہ کے الفاظ اس سے کم نہ کرے کہ مکروہ ہے اور زیادہ کرنا افضل ہے۔ زیادہ کرنا ہو تو مذکورہ الفاظ کے بعد یہ کہے:

لَبَّیْکَ إِلٰہَ الْخَلْقِ غَفَّارَ الذُّنُوبِ، لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہ بِیَدَیْکَ وَالرُّغْبَا إِلَیْکَ۔

شروع میں تین مرتبہ لبیک کہے۔ بعد لبیک درود شریف پڑھے اور آہستہ دعا مانگے۔ لبیک کی کثرت کرے اور بلند آواز سے کہے۔ فرض نمازوں کے بعد اور سواروں اور پیادوں سے ملتے وقت، بلندی پر چڑھتے اور پستی میں اترتے اور سحر کو اور خواب سے بیدار ہوتے وقت اور ہر مرتبہ سوار ہوتے اور اترتے وقت لبیک پڑھا کرے۔ بہ نیت احرام لبیک کہہ کر آدمی مُحرِم ہو جاتا ہے، اب اس پر لازم ہے کہ جماع سے اور عورتوں کے سامنے جماع کے ذکر سے اور فحش باتوں سے اور گناہوں سے اور خدا کی نافرمانی سے اور لڑائی جھگڑے

[۱] یعنی وہ شخص جو حج اور عمرہ دونوں ملا کر ادا کرے اور دونوں کا احرام ایک ہی دفعہ باندھے

سے اور خشکی کے شکار سے اور شکار کے بتانے اوراس کی طرف اشارہ کرنے سے اور سِلا[۱] کپڑا پہننے ،عمامہ باندھنے ،ٹوپی اوڑھنے ،موزے پہننے ،سر اور چہرہ ڈھکنے، خوشبو لگانے،بال منڈانے، کتروانے، اکھاڑنے،ناخن تراشنے سے بچے۔[۲]

حالت احرام میں غسل[۳] کرنا، سرمہ لگانا اور خیمے، شامیانے محمل وغیرہ کے سایہ میں بیٹھنا، کمر میں ہمیانی باندھنا، انگوٹھی پہننا جائز ہے۔ عورت کو سر کا چھپانا، موزے دستانے اور سلے ہوئے کپڑے پہننا ممنوع نہیں۔ نامحرم سے پردہ کرنے کے لیے پنکھا وغیرہ کوئی چیز چہرہ سے دور کرکے سامنے کرے ،عورت تلبیہ بلند آواز سے نہ کہے صرف اتنی آواز سے کہے کہ دوسرا سن لے۔

دخول مکہ معظمہ

مکہ معظمہ کے گرد کئی کوس تک ہر جانب حرم ہے کہ اس کی حدیں مقرر ہیں ،راستوں پر ان کے نشان ہیں۔ ان حدود کے اندر تر گھاس اکھاڑنا...... درخت کاٹنا، وہاں کے وحشی

---

[۱] سلے کپڑے کا پہننا حرام ہے۔ جس طرح کہ پہنا جاتا ہے جسم پر ڈالنا ممنوع نہیں۔ حتی کہ اگر کسی نے کرتا یا پاجامہ کو تہ بند کی طرح لپیٹ لیا یا اچکن وعبا کو کاندھوں پر ڈال لیا اور آستینوں میں ہاتھ ڈالے تو مضائقہ نہیں۔

[۲] اسی طرح تیل پھلیل مہندی بھی لگانا جائز نہیں۔

[۳] مگر سر کو خطمی وغیرہ سے دھونا اور زور سے رگڑنا جس سے بال ٹوٹیں یا جوئیں مریں یہ جائز نہیں۔

جانوروں کو ایذا دینا حرام ہے۔مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔اور یہ بھی مستحب ہے کہ دن میں باب المعلیٰ سے داخل ہو تا کہ داخل ہوتے وقت باب بیت الحرام کی طرف منہ رہے۔اور مستحب ہے کہ باب السلام تک پہنچنے تک تلبیہ کہتا رہے اور باب السلام سے مسجد حرام شریف میں نہایت تواضع، فروتنی، عاجزی کے ساتھ اس بقعہ پاک کی عظمت وجلالت کالحاظ کرتے ہوئے تلبیہ پڑھتا داخل ہو۔انبوہ وازدہام کے ساتھ لطف ونرمی کرے۔اورجب کعبہ شریف نظر آئے تو تین (۳) بار ''لا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' کہے۔

اور درود شریف پڑھے۔اور داخل ہوتے وقت پہلے داہنا قدم رکھے اور پڑھے:

بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلَاةُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَأَدْخِلْنِي فِيهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي مَقَامِي هٰذَا أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَأَنْ تَرْحَمَنِي وَتُقِيلَ عَثْرَتِي وَتَغْفِرَ ذُنُوبِي وَتَضَعَ عَنِّي وِزْرِي۔

جب کعبہ معظمہ پر نظر پڑے تو تکبیر و تہلیل کے بعد کہے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَعْظِيمًا وَتَشْرِيفًا وَمَهَابَةً أَعُوذُ بِرَبِّ الْبَيْتِ مِنْ ضِيقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِلَا حِسَابٍ۔

اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے ،کیوں کہ کعبہ معظمہ کے دیکھنے کے وقت دعا مقبول ومستجاب ہے۔اس کے بعد کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے حجر اسود کی داہنی طرف رکن یمانی کی جانب سنگ اسود کے قریب اس طرح کھڑا ہو کہ تمام سنگ اسود اپنے داہنے

رہے۔اب اس طرح طواف کی نیت کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔

اس کے بعد کعبہ کو منہ کئے ہوئے اپنی داہنی طرف تھوڑا ہٹ کر ہجر اسود کی طرف منہ کر کے جس طرح نماز میں دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے اسی طرح ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف کر کے ہاتھ اٹھا کر:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ پڑھے۔

ہاتھ چھوڑدے اور حجر اسود شریف کو اس طرح بوسہ دے کہ آواز نہ پیدا ہو۔اور بوسہ دینے کی کوشش میں کسی کو ایذا نہ دے،اگر بغیر ایذا یہ میسر نہ ہوسکے تو حجر شریف کو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ چوم لے یا کسی اور چیز کو لگا کر اس کو چوم لے۔یہ بھی نہ ہو سکے تو اس کی طرف ہاتھ اٹھا کر ہاتھوں کا اندرونی رخ اس کی طرف کرکے چوم لے۔اور تکبیر و تہلیل اور حمد و صلاۃ پڑھے۔اور حجر اسود کا بوسہ لیتے وقت کہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَ طَھِّرْ لِیْ قَلْبِیْ وَاشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ أَمْرِیْ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ۔

پھر دروازے کی طرف یہ کہتے ہوئے بڑھو:

اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً بِعَھْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ أَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ آمَنْتُ بِاللّٰہِ، وَکَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ۔

جب سنگ اسود کے سامنے سے گزر جائے تو سیدھا ہو کر طواف کے لیے اس طرح چلے

کہ کعبہ معظمہ بائیں طرف ہو۔ کسی کو ایذانہ دے اور مرد اپنی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈالے کہ داہنا شانہ کھلا رہے اس کو اضطباع کہتے ہیں۔ یہ صرف اس طواف کے ساتوں دوروں میں مسنون ہے جس کے بعد سعی ہو اور طواف کے بعد اضطباع نہ کرے۔ طواف کے پہلے تین (۳) دوروں میں رمل کرے یعنی جلد جلد چھوٹے چھوٹے قدم رکھنا زور آور بہادروں کی طرح شانے ہلانا ہے۔ کودے نہیں۔ جب مُلتزم کے سامنے آئے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْاَمْنُ اَمْنُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلَىَّ كُلَّ غَائِبَةٍ لِيْ بِخَيْرٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

جب رکن عراقی کے سامنے آئے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ۔

میزاب رحمت کے سامنے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ وَلَا بَاقِيَ اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ شَرْبَةً هَنِيْئَةً لَا اَظْمَاُ بَعْدَهَا اَبَدًا۔

رکن شامی کے سامنے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مبرورًا، وسعيًا مشكورًا، وذنبًا مغفورًا، تِجَارَةً لَنْ تَبُوْرَ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِيْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ۔

رکن یمانی کے سامنے آئے تو اس کو تبرکاً دونوں ہاتھوں سے مس کرے اور یہ دعا پڑھے:

اللهُمَّ إِنِّي أَعوذُ بِكَ مِنَ الكُفرِ والفَقرِ، وَمِن عَذابِ القَبرِوَ أَسأَلُكَ العَفوَوَ العَافِيَةَ فِي الدِّينِ وَ الدُّنيا وَالآخِرَةِ۔

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان مستجاب ہے، یہاں ستر ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں۔

یہاں یہ دعا پڑھو:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنيا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

دعائیں آہستہ پڑھی جائیں کہ پڑھنے والا خود سن لے۔ حجر اسود کے پاس پہنچ کر ایک دورہ ختم ہوا۔ اب پھر حجر اسود کو بوسہ دے یا ہاتھ یا کسی اور چیز کو مس کر کے چومے، یا اس کی طرف ہاتھ اٹھا کر چوم لے۔ اسی طرح بیت اللہ کا مع حطیم کے سات (۷) مرتبہ طواف کرے۔ ہر طواف میں جب حجر اسود کے پاس آئے اس کو بوسہ دے یا کوئی اور چیز یا ہاتھ لگا کر چومے یا ہاتھوں سے اشارہ کرے جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے اسی کو استلام کہتے ہیں۔

طواف کے ساتوں دوروں سے فارغ ہونے کے بعد پھر حجر اسود کا استلام کریں، اس طواف کو طواف قدوم اور تحیۃ اور طواف لقاء کہتے ہیں۔ یہ مسافر کے لیے سنت ہے مکی کے لیے نہیں اور جو عمرہ کا احرام باندھ کر آیا اس کے حق میں یہ طواف عمرہ کا ہے، اسی طرح قارن کے حق میں ہے۔ طواف کسے فارغ ہو کر مقام ابراہیم میں وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى، پڑھ کر دوگانہ طواف کا پڑھیں یہ واجب ہے۔ اس دوگانہ کی پہلی رکعت میں ''قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ'' اور دوسری میں ''قُلْ هُوَ اللهُ'' پڑھیں۔

بشرطیکہ وقت ایسا ہو جس میں نوافل مُباح ہیں۔ مقام ابراہیم میں موقع نہ ملے تو یہ رکعتیں حرم شریف میں کسی جگہ ادا کر لیں۔ بہتر ہے کہ کعبہ معظمہ کے اندر ہو یا حطیم

میں میزاب رحمت کے نیچے یااور کہیں۔کعبہ معظمہ کے قریب ان رکعتوں کے بعد دین ودنیاکے جس مقصد کے لیے چاہے دعامانگے۔اور یہ دعابہت بہتر ہے کہ اس بہت فوائد حدیث شریف میں آئے ہیں:

اَللّٰھُمَّ أَنْتَ تَعْلَمُ سِرِّی وَعَلَانِیَتِی فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِی، وَتَعْلَمُ حَاجَتِی فَأَعْطِنِی سُؤَالِی، وَتَعْلَمُ مَا نَفْسِی فَاغْفِرْلِی ذُنُوبِی اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ إِیمَانًا یُبَاشِرُ قَلْبِی وَیَقِینًا صَادِقًا حَتّٰی أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا یُصِیبُنِی إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِی وَرَضِّنِی مِنَ الْمَعِیشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِی یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ۔

اگراس طواف کے بعد سعی ہے توملتزم سے لپٹے اوراپناسینہ اورپیٹ اوررخسار اس پر رکھے اوردونوں ہاتھ سر سے اونچے کرکے دیوار پر پھیلائے اور یہ دعاکرے:

یَاوَاجِدُیَامَاجِدُلَاتُزِلْ عَنِّی نِعْمَةً أَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ۔

آب زمزم شریف پر حاضر ہوتین(۳)سانسوں میں جس قدرپیاجاسکے خوب آسودہ ہوکرپیو۔بسم اللہ سے شروع کرواورپی کر الحمدللہ کہو۔اور یہ دعاپڑھو:

اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ علماً نَافِعًا، وَرِزْقًا وَاسِعًا، وَعَمَلاً مُتَقَبَّلاً وشفاءً مِن كُلِّ دَاءٍ۔

اب حجراسودکااستلام کرکے باب صفاسے صفاکی طرف چلواورصفاکے زینہ پر کھڑے ہو۔زینہ پر چڑھنے سے پہلے یہ دعاپڑھو:

أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ أَنْ یَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَإِنَّ اللهَ شَاكِرٌ عَلِیمٌ۔

صفاکے زینہ پرروبہ قبلہ کھڑے ہوکردونوں ہاتھ دعاکی طرح آسمان کی طرف اپنے

شانوں تک بلند کرو اور تسبیح و تہلیل و درود پڑھو اور یہ دعا پڑھو:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا ھَدَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَلْھَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ، وَصَدَقَ وَعْدَہٗ، وَنَصَرَ عَبْدَہٗ، وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ، وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْاَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَشَائِخِیْ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ وَالسَّلَامُ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

پھر اسی طرح سعی کی نیت کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ فَیَسِّرْہُ عَلَیَّ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔

اب صفا سے اتر کر مروہ کو ذکر کرتے چلو۔ ہر دونوں [۱] میلوں کے درمیان معتدل طور پر دوڑ کر چلیں مگر کسی کو ایذا نہ ہو اس وقت اس دعا کو پڑھو۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ. وَاھْدِنِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حجًا مبرورًا، وسعیًا مشکورًا، وذنبًا مغفورًا، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ

[۱] دونوں میل سبز رنگ تمہارے بائیں ہاتھ کو حرم کی دیوار سے متصل ملیں گے۔ ۱۲

وَلِلمؤمِنِینَ وَالمُؤمِنَاتِ وَالمُسْلِمِینَ وَالمُسْلِمَاتِ یَا مُجِیبَ الدَّعْوَاتِ رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

دوسرے میل سے گزر کر یہ دعا پڑھتے ہوئے حسب عادت چلو:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِی وَیُمِیتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

مروہ پہنچ کر پہلی سیڑھی پر چڑھو۔ اوراس کے قریب زمین پر کھڑا ہونا بھی کافی ہے۔ اب کعبہ روہو کر یہاں بھی صفاکی طرح تسبیح وتکبیر وحمد وثناودرود پڑھو۔ یہ ایک پھیرا ہوا۔ پھر یہاں سے اسی طرح صفا کو چلو جیسے آئے تھے۔ مرد دونوں میلوں کے درمیان دوڑیں پھر معمولی رفتار سے چل کر صفاتک آئیں اوراسی طرح پھر جائیں، ساتواں پھیرا مروہ پر ختم کریں اسی کو سعی کہتے ہیں۔ سعی کے لیے طہارت شرط نہیں ہے۔ حائضہ عورت بھی سعی کر سکتی ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ عبادات حج میں سے جو مسجد میں ہیں ان میں طہارت شرط ہے۔ جیسے کہ طواف میں۔ اور جو مسجد میں نہیں جیسے کہ سعی، وقوف عرفہ، وقوف مزدلفہ، رمی جمار وغیرہ ان میں طہارت شرط نہیں، لیکن سعی کا باوضو ہونا مستحب ہے۔ سعی کے بعد مسجد حرام میں دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ عمرہ طواف وسعی کے افعال ہی کو کہتے ہیں۔ قارن و متمتع کے لیے یہ عمرہ ہو گیا اور مفرد کے لیے یہ طواف قدوم ہے۔ قارن و متمتع کے لیے یہ عمرہ ہو گیا۔ اور مفرد کے لیے یہ طواف قدوم ہے۔ قارن اس کے بعد بہ نیت طواف قدوم ایک طواف وسعی ادا کرے۔ قارن و مفرد دونوں مکہ مکرمہ میں بحالت احرام رہیں۔ اور لبیک

کہتے رہیں ان کی لبیک دسویں ذی الحجہ کو رمی کے وقت ختم ہو گی اسی وقت احرام سے باہر آئیں گے۔ متمتع اور معتمر شروع طواف کعبہ شریف سے پہلی مرتبہ سنگ اسود کو چومتے ہی لبیک چھوڑدیں اور طواف وسعی کے بعد سر منڈا کر یا سر کے بال کتروا کر احرام سے باہر آئیں۔ عورتیں صرف بقدر ایک انگشت بال کتروائیں۔ تمام حاجی مفرد ہوں یا متمتع یا قارن منیٰ جانے کے وقت یعنی آٹھویں تاریخ تک مکہ مکرمہ میں رہیں گے۔ اس زمانہ میں جس قدر چاہیں نفل طواف بغیر اضطباع ورمل وسعی کرتے رہیں۔ اور طواف کے ہر سات دوروں کے بعد مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز [۱] پڑھا کریں۔ مسافر کے لیے نفل نماز سے نفل طواف افضل ہے۔

منیٰ میں روانگی

یوم الترویہ یعنی آٹھ تاریخ جو احرام میں نہ ہو غسل کر کے احرام باندھ لے اور کعبہ مکرمہ کا طواف کر کے دوگانہ طواف ادا کرے۔ پھر دو رکعت سنت احرام پڑھ کر حج کی نیت کرے اور لبیک کہے۔ بعد طلوع آفتاب منیٰ کو روانہ ہو۔ نماز ظہر منیٰ میں پڑھے۔ منیٰ کو پیادہ پا جانے کا ثواب عظیم ہے۔ راہ میں لبیک وثنا ودعا ودرود شریف کی کثرت کرو۔ منیٰ نظر آئے تو یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ منیٰ فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی اَوْلِیَائِكَ

شب کو منیٰ میں ٹھہریں۔ آٹھویں کی ظہر سے نویں کی فجر تک پانچ نمازیں مسجد خیف میں پڑھیں۔

---

[۱] وقت غیر مکروہ میں۔ ۱۲

یوم الحج اور عرفات کی روانگی

عرفی یعنی نویں ذی الحجہ کو نماز فجر کے بعد لبیک وذکر درود شریف میں مشغول رہیں جب تک کہ آفتاب اتنا بلند ہو کہ **کوہ ثبیر** پر جو مسجد خیف کے سامنے ہے نمودار ہو۔اب عرفات کو رانہ ہوں ۔دل غیر سے خالی کر کے ذکر الٰہی میں مشغول رہیں ۔لبیک کی کثرت کریں۔ منیٰ سے روانہ ہو کر یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ إِلَیْكَ تَوَجَّھْت وَعَلَیْكَ تَوَکَّلْتُ وَلِوَجْھِكَ الْکَرِیمِ أَرَدْتُ فَاجْعَلْ ذَنْبِی مَغْفُورًا وَحَجِّی مَبْرُورًا وَارْحَمْنِی وَلَا تُخَیِّبْنِی وَبَارِكْ لِی فِی سَفَرِی وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِی، إِنَّكَ عَلَی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ اَللّٰھُمَّ أجعلھا اقرب غدوۃ غَدَوْتُھا مِن رِضْوَانِكَ وأبعدھا مِن سَخَطِكَ اَللّٰھُمَّ إلیكَ غَدوتُ وَعَلَیكَ اِعتَمَدتُ وَوَجْھَكَ أردتُ فاجْعَلنِی ممن تُبَاھی بِہٖ الیومَ مَن ھُو خیرٌ مِنّی وأفضَلُ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّائِمَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ أَجْمَعِینَ۔

بطن [۱] عرفہ کے سوا عرفات میں جہاں چاہے ٹھہرے۔جبل رحمت کے قریب ٹھہرنا میسر ہو تو بہتر ہے ،یہاں صدقہ ،خیرات،ذکر،استغفار،زاری،دعا،درود شریف اور کلمہ توحید میں مشغول رہے۔دوپہر کے بعد غسل کرو۔یہ غسل سنت مؤکدہ ہے۔نہ ہو سکے تو وضو کرلو۔نماز پڑھو،اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو کر توبہ واستغفار کرو،اور ثناء ودعا میں مشغول رہو۔درود شریف کی جس قدر ہو سکے کثرت کرو۔قرآن مجید کی

[۱] بطن عرفہ عرفات کے متصل موقف کے بائیں جانب ایک وادی ہے۔حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں شیطان کو دیکھا اور حکم کیا کہ اس میں کوئی وقوف نہ کرے۔

تلاوت کرو۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر اطمینان کر کے یقین کرو کہ میں آج گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جب شکم مادر سے پیدا ہونے کے وقت تھا۔ آئندہ کے لیے اس پاکی کو بر قرار رکھنے کے لیے گناہوں سے پرہیز کرنے کا عزم مستحکم کرلو۔ غروب آفتاب تک عرفات میں حاضر رہو اور اپنے اور اپنے اعزہ واقارب خویش واحباب اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا کرو۔

مزدلفہ کی روانگی

جب آفتاب کے غروب کا یقین ہو جائے تو مزدلفہ کو چلو اور اب روانگی میں دیر نہ کرو۔ راہ میں ذکر ودعا ولبیک وزاری میں مشغول رہو اور یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ إِلَیْكَ أَفَضْتُ وَ فِی رَحْمَتِكَ رَغِبْتُ وَمِن سَخَطِكَ رَھِبْتُ وَمِنْ عَذَابِكَ أَشْفَقْتُ فَاقْبَلْ نُسُکِی وَعَظِّمْ أَجْرِی وَ تَقَبَّلْ تَوْبَتِی وَارْحَمْ تَضَرُّعِی وَاسْتَجِبْ دُعَائِی وَأَعْطِنِی سُؤْلِی اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ ھٰذَا آخِرَ عَھْدِنا مِنْ ھٰذَا الْمَوْقِفِ الشَّرِیفِ العَظِیمِ وَارْزُقْنَا العَوْدَ اِلَیهِ مَرَّاتٍ کَثِیرَةً بِلُطْفِكَ العَمِیْمِ۔

مزدلفہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا جَمْعٌ أَسْأَلُكَ أَنْ تَرْزُقَنِی جَوَامِعَ الْخَیْرِ کُلِّهٖ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبِّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَرَبِّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبِّ الْمَسْجِدِ الحَرَامِ أَسْأَلُكَ بِنُورِ وَجْھِكَ الْقَدِیْمِ أَنْ تَغْفِرَ لِی ذُنُوبِی وَتَرْحَمَنِی وَتَجْمَعَ عَلَى الْھُدٰى أَمْرِی وَتَجْعَلِ التَّقْوٰى زَادِی وَ ذُخْرِی وَالْآخِرَةَ مَآلِی وَھَبْ رِضَاكَ عَنِّی فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ یَا مَنْ بِیَدِهِ الْخَیْرُ کُلُّهٗ أَعْطِنِی الخَیْرِ

كُلَّهُ وَاصْرِفْ عَنِّي الشَّرَّ كُلَّهُ اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ لَحْمِي وَشَحْمِي وَشَعْرِي وَسَائِرَ جَوَارِحِي عَلَى النَّارِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

مزدلفہ میں جہاں تک ہوسکے راستہ کو چھوڑ کر جبل قزح کے قریب ورنہ جہاں میسر ہو اترو۔ اب یہاں پہنچ کر وقت عشاء میں مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھو۔ اور دونوں کے لیے ایک اذان اور ایک تکبیر۔ مغرب اور عشاء کے فرضوں میں فاصلہ نہ کرو۔ دونوں سے فارغ ہو کر مغرب وعشاء کی سنتیں اور وتر پڑھو۔ یہاں مغرب کی نماز کا یہی وقت ہے اس وقت وہ قضانہ ہوئی۔ اور ابھی پڑھی جائے گی حتی کہ عرفات یا راہ میں مغرب پڑھ لینا ممنوع ہے۔ اگر پڑھ لی تو فجر تک اس کا اعادہ کرنا ہوگا۔ اب جتنا ہوسکے ذکر کرو۔ لبیک کہو، درود ودعا وزاری میں رات گزارو۔ اور جو جو آرزوئیں ہوں اللہ سے مانگو۔ فجر اول وقت اندھیرے میں پڑھو پھر مشعر حرام میں اور یہ میسر نہ ہو تو وادی محسر کے سوا مزدلفہ میں جہاں ہوسکے وقوف کرو۔ یہ وقوف واجب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور تکبیر وتہلیل وتلبیہ ودرود میں مشغول رہو اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر بارگاہ الٰہی میں دعا کرو اور اس سے اپنی حاجتیں مانگو۔ یہاں حقوق العباد بھی معاف ہوتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي، وإسرافي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي؛ وَخَطَئِي وَعَمْدِي، وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعوذُبِكَ مِنَ الفَقرِ وَ الكُفرِ وَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الهَمِّ والحُزن، وأعوذُ بِكَ مِنَ الجُبْنِ والبُخلِ وَ ضَلْعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَأَسأَلُكَ أَنْ تَقْضِيَ عَنِّي المَغْرَمَ وَأَن تعفوعنّي مَظَالِمَ العِبَادِ وَأَن تَقْضِي

عَنِّی الْخُصُوْمَ والغرما وَأَصْحَابَ الْحُقُوقِ اَللّٰهُمَّ أَعْطِ نَفْسِی تَقْوَاهَا وَ زَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَمِنْ بَوَارِ الْأَيِّمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ۔

مزدلفہ کے وقوف کا وقت طلوع فجر سے صبح کے خوب روشن ہونے تک ہے۔ طلوع آفتاب سے قبل صبح خوب روشن ہوجانے پر یہاں سے منیٰ کو چلو اور مزدلفہ سے رمی جمار کے لیے کھجور کی گٹھلی کے برابر کنکریاں لے کر دھو کر رکھو۔

مزدلفہ سے روانگی اور منیٰ وحج کے باقی افعال

دسویں تاریخ طلوع آفتاب سے پہلے خوب روشن فجر میں مزدلفہ سے منیٰ کی طرف چلو، رستہ میں تسبیح و تہلیل، تکبیر و ثنا اور لبیک پڑھتے جاؤ اور یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَفَضْتُ وَمِنْ عَذَابِكَ أَشْفَقْتُ وَ إِلَيْكَ رَجَعْتُ وَمِنْكَ رَهِبْتُ فَاقْبَلْ نُسُكِي وَعَظِّمْ أَجْرِی وَارْحَمْ تَضَرُّعِی وَاقْبَلْ تَوْبَتِی وَاسْتَجِبْ دُعَائِی۔

وادی محسر کو تیزی کے ساتھ طے کرو اور یہ پڑھتے جاؤ:

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ۔

جب منیٰ نظر آئے تو یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنیٰ فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰی أَوْلِيَائِكَ۔

رمی جمار

منی میں پہنچ کر سب سے پہلے جمرہ عقبیٰ کو جاؤ۔ وہاں زوال سے پہلے پہنچ لو بلکہ اسے سے

اور جس قدر جلد ممکن ہو۔ یہاں بطن وادی میں سے کھڑے ہو کر نیچے سات (۷)
کنکریاں جمرہ پر ماریں۔ ہر کنکری انگشت شہادت اور انگوٹھے کی چٹکی سے اللہ اکبر کہہ
کر ماریں۔جمرہ کے اوپر سے کھڑے ہو کر نہ ماریں۔ کنکریاں اس طرح ماریں کہ جمرہ تک
پہنچیں یا اسے تین ہاتھ فاصلہ تک گریں۔اس سے زیادہ دور گری تو شمار نہ کی جائے
گی۔ پہلی کنکری کے ساتھ تلبیہ قطع کریں اور یہاں نہ ٹھہریں، رمی کر کے فوراً منیٰ واپس
آئیں۔اس روز دوسرے کسی جمرہ کی رمی نہیں ہے۔اب شکر حج میں قربانی کریں یہ
قربانی قارن اور متمتع پر واجب اور مفرد کے لیے مستحب ہے۔خواہ یہ لوگ غنی ہوں
یا فقیر۔اور جو شرائط عید اضحیٰ کی قربانی میں ہیں وہی اس میں، جو نادار قربانی کی استطاعت
نہ رکھے قرآن و تمتع میں اس پر بجائے قربانی کے دس (۱۰) روزے واجب ہیں۔
تین (۳) تو حج کے مہینوں میں، یکم شوال سے نویں ذی الحجہ تک احرام باندھنے کے اس
درمیان میں جب چاہے متفرق یا متواتر رکھے۔ بہتر ہے کہ ۷۔۸۔۹۔ کو رکھے۔باقی
سات (۷) روزے ۱۳/ذی الحجہ کے بعد رکھے۔ بہتر ہے کہ مکان پہنچ
کر رکھے۔بعد قربانی مرد حلق کرائیں یعنی سر منڈائیں یا بال کتروائیں، عورتیں ایک پورہ
کے برابر بال کتروائیں، ان کو سر منڈانا حرام ہے۔مفرد کے لیے قربانی کے بعد حلق
مستحب ہے۔اور متمتع و قارن پر واجب کہ قربانی سے پہلے حلق کیا تو دم واجب
ہو گا۔ سر پر بال نہ ہوں تو بھی سر پر استرہ پھروانا واجب ہے۔اگر سر میں پھڑیاں یا زخم
ہوں تو سر منڈانا لازم نہیں۔ سر منڈانے سے پہلے ناخون ترشوانا، خط بنوانا نہ
چاہئے۔ایسا کیا تو دم دینا لازم ہو گا۔اب اس کے لیے عورت کے سوا اور سب چیزیں

حلال ہو گئیں جو احرام سے حرام ہوئی تھیں۔اب ہو سکے تو دسویں ذی الحجہ کو ہی طواف زیارت کے لیے بیت اللہ میں حاضر ہو اگرچہ گیارہویں اور بارہویں میں بھی یہ طواف ہو سکتا ہے لیکن دسویں ہی کو افضل ہے۔اس طواف کو طواف زیارت اور طواف رکن اور طواف یوم نحر کہتے ہیں ۔یہ حج کا دوسرا رکن ہے۔قارن و مفرد طواف قدوم میں اور متمتع بعد احرام حج کسی نفل طواف میں حج کے رمل و سعی دونوں یا صرف سعی کر چکے ہوں تو اس طواف میں رمل و سعی نہ کریں۔ورنہ اس طواف میں رمل و سعی دونوں کریں اسی طرح جس نے صرف عمرہ کے طواف میں رمل و سعی کی وہ بھی اس طواف میں رمل و سعی کرے۔یہ طواف گیارہویں اور بارہویں کو بھی ہو سکتا ہے اس کے بعد تاخیر گناہ ہے۔اس پر ایک قربانی کرنی پڑے گی۔طواف زیارت کر کے منیٰ میں آجائے کیوں کہ دسویں تاریخ سے تین راتوں کا منیٰ میں گزارنا سنت ہے۔

اس طواف کے بعد عورتیں حلال ہو جائیں گی اور حج پورا ہو گیا۔گیارہویں تاریخ بعد ظہر تینوں جمروں رمی کریں۔پہلے جمرہ اولیٰ سے شروع کریں جو مسجد خیف کے قریب ہے، پھر جمرہ وسطیٰ پر جو اس کے بعد ہے، پھر جمرہ عقبہ پر، ہر جمرہ پر روبقبلہ ہو کر سات (۷)سات(۷)کنکریاں ماریں ۔اور ہر مرتبہ تکبیر کہیں ۔پہلے اور دوسرے جمرہ پر کنکریاں مار کر جمرے سے کچھ آگے بڑھ کر قبلہ رو ہو کر اللہ اکبر کہے اور کلمہ پڑھے۔اور شکر الٰہی بجالائے۔اور درود پڑھے۔اور شانوں تک ہاتھ اٹھا کر دعا کرے۔ مومنین و مومنات کے لیے دعائے مغفرت کرے۔گر جمرہ عقبہ پر رمی کر کے نہ ٹھہرے فوراً واپس آئے۔بارہویں تاریخ بعد زوال اسی طرح تینوں جمروں کی رمی

کرے۔اب اختیار ہے کہ غروف آفتاب سے قبل مکہ مکرمہ کو روانہ ہو، لیکن اگر منیٰ میں مغرب کا وقت ہو گیا تو اب ایک روز اور ٹھہرنا اور تیرہویں کو بعد دوپہر رمی کر کے مکہ معظمہ کو جانا چاہئے۔

منیٰ سے مکہ مکرمہ کو روانگی

جی منیٰ سے مکہ مکرمہ کو چلے بہتر ہے کہ کچھ دیر محصب میں ٹھہرے اور دعا کرے۔محصب جنت المعلیٰ کے قریب دو پہاڑوں کے درمیان میدان کا نام ہے۔اس کو بطحا وحصبا بھی کہتے ہیں۔مکہ معظمہ میں پہنچ کر عمرے کرے۔زیارتیں کرے۔جب مکہ معظمہ سے واپسی کا ارادہ ہو تو طواف صدر کے سات(۷) دورے کرے۔اس طواف میں رمل واضطباع وسعی کچھ نہیں۔اس طواف کو طواف وداع وطواف افاضہ وطواف رخصت بھی کہتے ہیں۔اہل مکہ اور میقات کے اندر رہنے والوں پر یہ طواف واجب نہیں۔طواف صدر کے بعد اسی طرح زمزم شریف پر حاضر ہو کر اس کے پانی سے خوب سیراب ہوں، بدن پر ڈالیں۔بیت اللہ کا آستانہ چومیں۔اپنا سینہ اور منہ ملتزم سے ملیں۔بیت اللہ کے پردوں سے فریادی کی طرح لپٹ لپٹ کر گریہ وزاری کے ساتھ دعائیں کریں۔اور عرض کریں۔

اَلسَّآئِلُ بِبَابِكَ يَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ وَيَرْجُوْ رَحْمَتَكَ۔

اور ذکر درود کی کثرت کریں۔اور یہ دعا پڑھیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْ لَاۤ اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا هَدَیْتَنَا لِهٰذَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا وَلَا تَجْعَلْ هٰذَا آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَارْزُقْنِی الْعَوْدَ اِلَيْهِ

حَتّٰی تَرْضٰی بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

پھر حجر اسود کو بوسہ دے اور کہے:

یَا یَمِیْنَ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهٖ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا اَنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا اُوْدِعُكَ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ لِتَشْهَدَ لِیْ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی فِیْ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ یَوْمَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ عَلٰی ذٰالِكَ وَاُشْهِدُ مَلٰٓئِكَتَكَ الْكِرَامَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

پھر الٹے پاؤں کعبہ کی طرف حسرت سے دیکھتا غم جدائی سے روتا ہوا مسجد حرام سے پہلے بایاں قدم نکال کر باہر آئے اور حسب استطاعت مکہ معظمہ کے فقراء کو صدقہ کرے۔

قران کا بیان

قران تمتع سے افضل ہے۔ قران اس کو کہتے ہیں کہ حج و عمرہ کی میقات سے ایک ساتھ نیت کرے اور دونوں احرام ایک ساتھ باندھ لے۔ قارن کے لیے عمرہ کے اکثر طواف کا وقوف عرفہ سے پہلے ہونا ضرور ہے۔ قارن مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرے کا طواف کرے اور پہلے تین (۳) دوروں میں رمل کرے۔ اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے۔ اور سر نہ منڈائے نہ کتروائے۔ احرام باندھے رہے اور حج کے ایام میں حج کرے اور دسویں ذی الحجہ کو رمی کے بعد قربانی کرے۔

تمتع کا بیان

تمتع افراد سے افضل ہے۔ تمتع اس کو کہتے ہیں کہ حج کے مہینے میں عمرہ کرے پھر اسی سال حج کا احرام باندھے۔ تمتع کا طریقہ یہ ہے کہ ایام حج میں میقات سے عمرہ کا احرام باندھے اور عمرہ کے طواف و سعی سے فارغ ہو کر سر منڈائے۔ یا بال کتروائے اور اول طواف سے لبیک موقوف کرے۔ آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھے۔ طواف زیارت کے پہلے تین (۳) دوروں میں رمل کرے۔ بعد طواف سعی کرے۔ دسویں ذالحجہ کو قربانی کرے۔

جنایات یعنی جرائم کے کفارے

اگر محرم پورے بڑے عضو پر خوشبو لگائے یا عضو کے کسی حصہ پر اتنی خوشبو لگائے جسے دیکھنے والے زیادہ سمجھیں تو اس پر دم ہے۔ یعنی ایک بکری یا بھیڑ کا ذبح کرنا۔ احرام سے پہلے بدن پر جو خوشبو لگائی اگر بعد احرام وہ پھیل کر اور اعضا کو لگ گئی تو کفارہ نہیں۔ محرم خوشبو سونگھنی مکروہ ہے۔ اگر سونگھی تو وہ پھول ہو یا پھل کفارہ کچھ نہیں۔

سر پر یا داڑھی میں یا پوری ہتھیلی یا پاؤں کے تلوے میں مہندی لگائی یا تل اور زیتون کا تیل لگایا یا کوئی خوشبودار تیل لگایا تو اس پر بھی مثل خوشبو کے کفارہ ہے۔ اگر سلا کپڑا پورے چار پہر پہنا تو دم واجب ہے۔ تھوڑی دیر پہنا تو صدقہ ہے، نصف صاع گندم۔ اگر سلا کپڑا کسی وقت پہنا اور کچھ دیر کے لیے اتار دیا مگر پھر پہننے کا ارادہ ہے تو بار بار کے پہننے میں ایک ہی کفارہ ہے۔ اور اگر توبہ کی نیت سے اتارا تو دوبارہ پہننے سے

دوسرا کفارہ لازم ہوگا۔اگر مرد نے پورایاچہارم سرچھپایایامردوعورت میں کسی نے پوراچہرہ چھپایاتواگریہ چھپاناچارپہریازیادہ رہاتودم لازم ہے،ورنہ صدقہ۔چوتھائی سریاایک بغل یازیرناف کے بال مونڈے اگردونوں ہاتھوں کے یادونوں پاؤں کے یاایک ہاتھ یاایک پاؤں کے ایک ساتھ ناخون کاٹے تودم ہے۔اگروقوف عرفہ سے پہلے مجامعت کی توحج فاسدہوگیامگرافعال حج تمام کرکے دم دے۔اوراگلے سال حج کی قضاکرے۔وقوف کے بعداورحلق وطواف سے پہلے مجامعت کی تواونٹ یاگائے ذبح کرے اورحلق کے بعدکی توبکری یابھیڑ۔طواف فرض کل یااکثرجنابت یاحیض میں نفاس میں اداکیاتواونٹ یاگائے ذبح کرے اورطواف کوطہارت کے ساتھ دوبارہ اداکرے۔اوراگربے وضوکیاتوبکری یابھیڑذبح کرے۔طواف فرض کے سوااورکوئی طواف کل یااکثرجنابت میں کیاتودم دے،بے وضوکیاتوصدقہ۔طواف رخصت کے ترک سے دم لازم ہے۔جوشخص غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے چلاگیااس پردم لازم ہے۔اسی طرح مزدلفہ میں صبح کوبے عذروقوف نہ کیاتوبھی دم لازم ہے۔اگرتمام ایام کی رَمی ترک کی یاایک دن کی بالکل یااکثرترک کردی تودم دے۔اوراگرکسی دن کی نصف سے کم چھوڑی توہرکنکری پرایک صدقہ لازم ہے۔اگرحلق حدودحرم سے باہرکیایابارہویں کے بعدیارمی سے پہلے کیایاقارن ومتمتع نے قربانی سے پہلے کیایاقارن ومتمتع نے قربانی رمی سے پہلے کرلی توسب صورتوں میں دم لازم ہے۔اگرحج کرنے والے نے بارہویں تاریخ کے بعدبیرون حرم سرمنڈایادو(۲)دم ہیں۔اگرمحرم شکارکرے یاکسی دوسرے کوکسی طرح سے شکاربتلائے خواہ قصداًیاسہواًہرصورت میں

اس پر کفارہ ہے۔خواہ شکار کا جانور حرام ہی کیوں نہ ہو۔اور کفارہ اس کا یہ ہے کہ وہاں کے دوعادل یاایک اس کی قیمت کاجواندازہ کریں اس کا جانور خرید کر حرم میں ذبح کر کے فقراکودے دے۔یااس کی قیمت کاغلہ خرید کرہر مسکین کوصدقہ فطر کے برابردے۔پانی کے جانوروں کاشکار جائزہے۔اگر جانور کوزخمی کیایااس کے بال وپر نوچے یاکوئی عضوکاٹاتوبقدر نقصان کفارہ دے۔اوراگراس صدمہ سے جانور مر گیاتوپوری قیمت کفارہ میں لازم ہے۔کسی جنگلی جانور کاانڈاتوڑایابھوناتواس کی قیمت صدقہ کرے۔اگراس میں سے مراہوابچہ نکلاتوبچے کی قیمت دے۔کوا،چیل، بھیڑیا،بچھو،سانپ،چوہا،کٹکھناکتا،پسو،مچھر،کاٹنے والی چیونٹی،پتنگا،مکھی،چھپکلی، زنبوراور تمام حشرات الارض اور حملہ آوردرندوں کے مارنے میں کفارہ نہیں۔حرم شریف کے جانور کاشکار محرم غیر محرم سب کے لیے حرام ہےاورسب پر کفارہ لازم ہے۔اگر حرم شریف کی گھاس کاٹی یاخودرودرخت جوکسی کی ملک نہیں،کاٹاتوقیمت دے۔لیکن اگروہ خشک ہوتومضائقہ نہیں۔اذخر(گھاس)کاکاٹناجائزہے۔اگرجوں مارنے کی نیت سے کپڑادھوپ میں ڈالے توجتناچاہے صدقہ دے خواہ ایک مٹھی غلہ ہی ہو۔گائے،بکری،اونٹ،اورپلاؤجانور مرغی وبط کوذبح کرناجائزہے۔

مواقع قبول دعا

جوف کعبہ مکرمہ ،ملتزم،حجراسود،طواف،سعی،زمزم،مقام ابراہیم ،کعبہ معظمہ پر نظر،رکن یمانی،حطیم،میزاب رحمت،منی میں ،چودھویں رات کانصف،عرفات ومزدلفہ کاقیام۔

زیارت مدینہ طیبہ

حضور پرنور سرورانبیاسیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت افضل ترین طاعات اور سرچشمہ حسنات وبرکات بے نہایات اوراحسن اعمال ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوا:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَحِيمًا۔

اگرلوگ اپنی جانوں پر ظلم کرکے(اے سیدانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم)آپ کے حضور حاضر ہوں پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہیں اوررسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان کے لیے مغفرت طلب فرمائیں توضروراللہ کوتوبہ قبول کرنے والارحم فرمانے والاپائیں گے۔احادیث کثیرہ میں زیارت کی عظمتیں اورتاکیدیں اور فضیلتیں اورفوائدبکثرت واردہیں کہیں فرمایاہے جومیری زیارت کوآیااس کے لیے میری شفاعت واجب ہوئی۔ کہیں ارشادکیاجوخالص میری ذات کے لیے آیامجھ پرحق ہے روزقیامت اس کاشفیع ہوں۔ کہیں ارشادکیاجس نےمیری وفات کے بعدمیری زیارت کی گویاوہ میری حیات میں میری زیارت سے مشرف ہوا۔کسی حدیث میں فرمایاگیا:کہ جس نے کعبہ معظمہ کاحج کیااورمیری زیارت نہ کی اس نے مجھ پرظلم کیا۔زیارت شریف قریب بواجب ہے۔

محققین کے نزدیک مقرروثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں،روزی دیئے جاتے ہیں،اور تمام ملاذوعبادات کے ساتھ منتفع ومتمتع ہیں۔اگرچہ قاصرین کی نگاہیں

جنہیں مقامات رفیعہ تک رسائی میسر نہیں دیدار سے محروم رہیں۔اوران کے لیے اپنا قصور حجاب ہو اس سرورانور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے چشم ظاہر بین کو بہرہ ورنہ کر سکیں۔ مگر برکات حضوری وسعادت خدمت سے مالامال ہوتے ہیں۔انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر موت وارد ہوتی ہے مگر ایک آن کے لیے پھر وہ حیات ملتی ہے جو دنیوی زندگی سے بہت ارفع واعلیٰ وبلندوبالاہے۔انبیاء کے مراتب بہت ہی ارفع اعظم وبرتر ہیں ان کے غلاموں نیازمندوں ،شہدا کی حیات کی شہادت قرآن پاک دیتاہے اورانہیں مردہ کہنے اور مردہ گمان کرنے سے منع فرماتا ہے۔توجب شہدا کو مردہ کہنے کی قرآن پاک نے ممانعت فرمائی توحضرات انبیاء کی جناب میں مردہ کالفظ کوئی بدبصر سیاہ باطن ہی کہہ سکتاہے ۔اللہ تعالیٰ ایسے سیاہ دلوں کے قرب سے بھی بچائے۔نبی کریم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے مدینہ طیبہ کو چلوتوشیدائے جمال ہوران ہی کاذکر کرتے ،ان ہی کا نام لیتے،ان پر درود بھیجتے چلو۔جاں نثاران صادق العقیدہ اور نیازکیشان خالص المحبت کے دلوں کاچین محبوب علیہ الصلاۃ والسلام کے ذکر میں ہے۔اس آقا کی شان کرم یہ ہے کہ تم کہیں ہوجب درود پڑھواس کی سماعت فرمائیں اور ملائکہ آداب دربار کے ساتھ تمہارے تحفہ درود کو دربار اقدس کی شان کے لائق سروسامان ان کے ساتھ پیش کریں۔خدانصیب کرے رستہ طے ہو اور مدینہ منورکی آبادی پر نظر پڑے تو یہ پڑھو:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ، وَمَهْبَطُ وَحْيِكَ فَامْنُنْ عَلَيَّ بِالدُّخُولِ فِيهِ وَاجْعَلْهُ وِقَايَةً لِي مِنَ النَّارِ، وَأَمَانًا مِنَ الْعَذَابِ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْفَائِزِينَ بِشَفَاعَةِ الْمُصْطَفٰى يَوْمَ الْمَآبِ۔

اورشہر میں داخل ہونے سے پہلے غسل کریں ،عمدہ پوشاک پہنیں ،خوشبولگائیں اور نیازمندی وتواضع کے ساتھ غلامانہ شان سے جھکے ہوئے حضور کے جلالت مرتبت کاملاحظہ کرتے ہوئے شہر مبارک میں داخل ہوں ۔پہلے دایاں پاؤں رکھیں اور یہ دعاپڑھیں:

بِسْمِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍوَّاجْعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًااَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ،وَعلٰى آلِ مُحَمَّدٍوَّبَارِكْ وَسَلِّم وَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ۔

اوراپناسامان وغیرہ اپنے اقامت گاہ میں رکھو۔اور قلب فارغ کرکے نہایت خضوع وخشوع،عجزونیاز کے ساتھ اپنی تقصیروں پرنادم ہوتے اورروتے ہوئے دربارشریف کی طرف چلو۔آستانہ معلیٰ کے سامنے کھڑے ہوکر صلاۃ وسلام عرض کرو۔اوربسم اللہ کہہ کرداہناپاؤں بڑھاؤ اورہمہ تن ادب ہوکر آہستہ درودپڑھتے ہوئے داخل ہو۔کسی سے بلند آواز کے ساتھ کلام نہ کرو۔آہستہ آہستہ پاؤں رکھو۔حضور تمہاراحال ملاحظہ فرماتے ہیں:تمہارے ارادوں اوردلوں کی نیتوں کو پہچانتے ہیں ۔تمہارے جملہ احوال،افعال حضورکے پیش نظرہیں ۔اورتمام آسمانوں اورزمینوں کے علوم اللہ تعالیٰ نے حضورکوعطافرمائے ہیں۔دنیااوراس کے تمام کوائن نظراقدس کے سامنے کردئے ہیں۔

مسجدشریف میں وقت کراہت نہ ہوتودورکعت تحیۃ المسجد بشکرانہ حاضری سورہ کافرون اوراخلاص کے ساتھ حضورکے ممبرشریف کے قریب ریاض الجنۃ میں اداکرو۔یہاں

جگہ نہ ملے تو مسجد شریف میں جہاں جگہ ملے۔اب نہایت ادب و تعظیم کے ساتھ حضور کے لطف و کرم کے امیدوار مشرق کی طرف سے مواجہ عالیہ میں چار گز کے فاصلہ پر زیر قندیل اس نشان کے سامنے کھڑے ہو جو جالی مبارک میں حضور کے چہرہ اقدس کے سامنے ہے۔اس وقت کعبہ کو پشت اور مزار انور کی طرف منہ ہو۔نمازی کی طرح ہاتھ بندھے ہوں۔ حضور کے عنایت و کرم پر نظر ہو اور اس طرح سلام عرض کرو:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيعَ الْأُمَّةِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُزَّمِّلُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُدَّثِّرُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُصُولِكَ الطَّيِّبِيْنَ وَأَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِينَ الَّذِينَ أَذْهَبَ اللهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا، جَزَاكَ اللهُ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ، وَرَسُولًا عَنْ أُمَّتِهٖ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ، وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ، وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ وَأَوْضَحْتَ الْحُجَّةَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَأَقَمْتَ الدِّينَ حَتّٰى أَتَاكَ الْيَقِينُ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ وَعَلٰى أَشْرَفِ مَكَانٍ تَشَرَّفَ بِحُلُولِ جَسَدِكَ الْكَرِيمِ فِيهِ صَلَاةً وَّسَلَامًا دَائِمَيْنِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِينَ عَدَدَ مَا كَانَ وَعَدَدَ مَا يَكُونُ بِعِلْمِ اللهِ صَلَاةً لَا انْقِضَاءَ لَهَا يَا رَسُولَ اللهِ نَحْنُ وَفْدُكَ وَزُوَّارُ حَرَمِكَ تَشَرَّفْنَا بِالْحُلُولِ بَيْنَ يَدَيْكَ وَقَدْ جِئْنَاكَ مِنْ بِلَادٍ شَاسِعَةٍ وَأَمْكِنَةٍ بَعِيدَةٍ نَقْطَعُ السَّهْلَ وَالْوَعْرَ بِقَصْدِ زِيَارَتِكَ لِنَفُوزَ بِشَفَاعَتِكَ وَالنَّظَرِ إِلٰى مَآثِرِكَ وَمَعَاهِدِكَ وَالْقِيَامِ بِقَضَاءِ حَقِّكَ وَالِاسْتِشْفَاعِ بِكَ إِلٰى رَبِّنَا، فَإِنَّ الْخَطَايَا قَصَمَتْ ظُهُورَنَا، وَالْأَوْزَارَ قَدْ أَثْقَلَتْ كَوَاهِلَنَا، وَأَنْتَ الشَّافِعُ الْمُشَفَّعُ،

الْمَوْعُودُ بِالشَّفَاعَةِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُودِ وَالْوَسِيلَةِ، وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَحِيمًا وَقَدْ جِئْنَاكَ ظَالِمِينَ لِأَنْفُسِنَا، مُسْتَغْفِرِينَ لِذُنُوبِنَا، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، وَأَسْأَلُهُ أَنْ يُمِيتَنَا عَلَى سُنَّتِكَ، وَأَنْ يَحْشُرَنَا فِي زُمْرَتِكَ، وَأَنْ يُورِدَنَا حَوْضَكَ، وَأَنْ يُسْقِينَا بِكَأْسِكَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَادِمِينَ، اَلشَّفَاعَةَ الشَّفَاعَةَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُولَ اللهِ۔

(اس کلمہ کو تین (۳) بار کہے)

رَبِّ اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ۔

اس کے بعد جن لوگوں نے سلام عرض کرنے کے لیے کہہ دیا ہو ان کی طرف سے سلام عرض کرے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! من فلاں بن فلاں يَتَشَفَّعُ بِكَ إِلَى رَبِّكَ فَاشْفَعْ لَهُ وَلِلْمُسْلِمِينَ۔

پھر درود شریف پڑھ کر اپنی حاجات کے لیے دعائیں کرو۔ پھر یہاں سے تھوڑا داہنی طرف ہٹ کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے حاضر ہو کر اس طرح سلام کرے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ وَأَنِيسَهُ فِي الْغَارِ وَرَفِيقَهُ فِي الْأَسْفَارِ، وَأَمِينَهُ فِي الْأَسْرَارِ، جَزَاكَ اللهُ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَزَى إِمَامًا عَنْ أُمَّةِ نَبِيِّهِ فَلَقَدْ خَلَفْتَهُ بِأَحْسَنِ خَلَفٍ. وَسَلَكْتَ طَرِيقَهُ وَمِنْهَاجَهُ خَيْرَ مَسْلَكٍ،

وَقَاتَلْتَ أَهْلَ الرِّدَّةِ وَالْبِدَعِ، وَمَهَّدْتَ الْإِسْلَامَ، وَشَيَّدْتَ اَرْكَانَه فَكُنْتَ خَيْرَ اِمَامٍ وَوَصَلْتَ الْأَرْحَامَ، وَلَمْ تَزَلْ قَائِلًا بِالْحَقِّ، نَاصِرًا لِلدِّيْنِ وَلِأَهْلِهِ حَتّٰى أَتَاكَ الْيَقِيْنُ، سَلِ اللّٰهَ سُبْحَانَه لَنَا دَوَامَ حُبِّكَ وَالْحَشْرَ مَعَ حِزْبِكَ وَقَبُوْلَ زِيَارَتِنَا أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

پھر داہنی طرف اور تھوڑاہٹ کر حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے حاضر ہو کر اس طرح سلام عرض کرے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُظْهِرَ الْإِسْلَامِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكَسِّرَ الْأَصْنَامِ، جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا أَفْضَلَ الْجَزَاءِ، لَقَدْ نَصَرْتَ الْإِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَفَتَحْتَ مُعْظَمَ الْبِلَادِ بَعْدَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ كَفَلْتَ الْأَيْتَامَ، وَوَصَلْتَ الْأَرْحَامَ، وَقَوِيَ بِكَ الْإِسْلَامُ، وَكُنْتَ لِلْمُسْلِمِيْنَ إِمَامًا مَرْضِيًّا، وَهَادِيًا مَهْدِيًّا، جَمَعْتَ شَمْلَهُمْ، وَأَغْنَيْتَ فَقِيْرَهُمْ، وَجَبَرْتَ كَسْرَهُمْ۔

پھر تھوڑا سا بائیں طرف ہٹ کر حضرت صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان کھڑا ہو کر عرض کرے۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيْعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفِيْقَيْهِ وَوَزِيْرَيْهِ وَمُشِيْرَيْهِ وَالْمُعَاوِنَيْنِ لَهُ عَلَى الْقِيَامِ فِي الدِّيْنِ، وَالْقَائِمَيْنِ بَعْدَهُ بِمَصَالِحِ الْمُسْلِمِيْنَ، جَزَاكُمَا اللّٰهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ، جِئْنَاكُمَا نَتَوَسَّلُ بِكُمَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَ لَنَا وَيَسْأَلَ اللّٰهَ رَبَّنَا أَنْ يَتَقَبَّلَ سَعْيَنَا، وَيُحْيِيَنَا عَلٰى مِلَّتِهِ، وَيُمِيْتَنَا عَلَيْهَا، وَيَحْشُرَنَا فِي زُمْرَتِهِ۔

پھر اپنے اوراپنے والدین کے لیے دعا کرے اور جس نے اس سے دعا کے لیے کہہ دیا ہو اور تمام مسلمانوں کے لیے۔ پھر حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے موجہہ شریفہ میں پہلے کی طرح حاضر ہو کر عرض کرے:

اَللّٰھُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَحِيمًا۔ وَقَدْ جِئْنَاكَ سَامِعِينَ قَوْلَكَ طَائِعِينَ أَمْرَكَ، مُسْتَشْفِعِينَ بِنَبِيِّكَ إِلَيْكَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ۔ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

اور جو چاہیں دعا کریں ۔پھر منبر شریف اور روضہ پاک کے درمیان جتنے چاہے نوافل پڑھے :اگر وقت مکروہ نہ ہو۔اوراللہ تعالیٰ کے حضور تمام گناہوں سے توبہ کرے۔پھر اسطوانہ ابولبابہ اوراسطوانہ حنانہ اور مسجد نبوی کے دیگر ستونوں اور منبر شریف کے پاس نوافل پڑھے۔ہر ہر مقام پر خصوصیتیں ہیں اور جداگانہ انوار وبرکات میسر آتے ہیں اوران میں سے ہر جگہ استجابت دعا ہے۔ہر جگہ تسبیح، تہلیل، حمد وثنا،توبہ واستغفار،درود اور عاقلبِ حاضر سے کرے۔پھر دوبارہ روضہ طاہرہ پر حاضری دے اور خوب درود شریف پڑھے اور تسبیح و تہلیل ثناو استغفار کرے اور مطالب وحاجات کے لیے دعائیں کرے۔ایسا ہی روزانہ ہر نماز کے بعد اور بکثرت اوقات میں معمول رکھے۔ مستحب ہے کہ بقیع میں حاضر ہو اور وہاں مزارات کی زیارت کرے اور صلاۃ وسلام پڑھے۔تلاوت قرآن مجید وفاتحہ پڑھ کر ایصال ثواب

پہنچائے۔ یہاں اکابر صحابہ اور فرزند رسول اور حضور کی ازواج وبنات اور آل واصحاب کے مزارات ہیں۔ ایصال ثواب سے فارغ ہو کر اپنے لیے اور اپنے اعزہ واحباب کے لیے دعائیں کریں اور باقی مشاہد ومزارات پر بھی حاضری دے۔ خاص کر روز پنجشنبہ احد شریف میں حاضر ہو اور عرض کرے:

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ۔

اور آیۃ الکرسی اور سورہ اخلاص گیارہ (۱۱) مرتبہ اور ہو سکے تو سورہ یٰسین پڑھ کر تمام شہداء اور ان کے ہمسایہ مومنین ومومنات کو ثواب پہنچائے۔ مستحب ہے کہ روز شنبہ مسجد قبا میں حاضر ہو اور غیر وقت مکروہ میں دس (۱۰) نوافل پڑھے۔ اور جو چاہے دعا کرے۔ اس کے بعد کہے:

يَا صَرِيخَ الْمُسْتَصْرِخِينَ، يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ، يَا مُفَرِّجَ كُرَبِ الْمَكْرُوبِينَ، يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَاكْشِفْ كَرْبِي وَحُزْنِي كَمَا كَشَفْتَ عَنْ رَسُولِكَ حُزْنَهُ وَكَرْبَهُ فِي هٰذَا الْمَقَامِ، يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ، يَا كَثِيرَ الْمَعْرُوفِ وَالْإِحْسَانِ، يَا دَائِمَ النِّعَمِ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ آمين۔

تمت

تَقَبَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الرِّسَالَةَ وَنَفَعَ بِهَا عِبَادَهُ الْمُؤْمِنِينَ وَغَفَرَلِي مَا فَرَطَ مِنِّي وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ وَخَيْرُ الْغَافِرِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔

محمد نعیم الدین غفرلہ

صدر الافاضل کی مطبوعہ و غیر مطبوعہ تصانیف

تفسیر خزائن العرفان بر ترجمہ کنز الایمان	الکلمۃ العلیا لاعلاء علم المصطفٰی
فیضان رحمت بعد از دعائے برکت	اطیب البیان رد تقویت الایمان
ترک الموالات عن جمیع الکفرۃ واھل الضلالات	التحقیقات لدفع التلبیسات
کشف الحجاب عن مسائل ایصال ثواب	اسواط العذاب علٰے قوامع القباب
آداب الاخیار فی تعظیم الآثار	فرائد النور علی جرائد القبور
تسکین الذاکرین وتنبیہ المنکرین	سوانح کربلا
مختصر الاصول یعنی اصول حدیث	ثبت نعیمی
ہدایت کاملہ بر قنوت نازلہ	فتاوی صدر الافاضل
اسلام اور ہندوستان	کتاب العقائد
احقاق حق	ریاض نعیم
نعیم ادب	حاشیہ میر ایساغوجی
تعلیقات صحیح بخاری	شرح، شرح مأۃ عامل
شرح میر قطبی	گلبن غریب نواز
پراچین کال	فن سپاہ گری